

ایک نمونہ اور اس کی تعلیم
نمبر 3523
ایک وعظ

جو بروز جمعرات، 3 اگست 1916 کو شائع ہوا
سی۔ ایچ۔ سیرجن کے وسیلہ سے دیا گیا
میٹروپولیٹن عبادتگاہ، نیوینگٹن میں

""اور ابرہام نے کہا، اے میرے بیٹے، خدا خود ہی اپنے لئے سوختی قربانی کے واسطے برہ مہیا کرے گا۔

پیدائش 22:8

کیسا سخت امتحان، کیسی شاندار فتح، اور کس قدر جاللی تھی ابرہام کی ایمان کی آزمائش اُس بولناک گھڑی میں۔ خدا کو یہ پسند آیا کہ وہ سے
’ا نہایت ہی نازک مقام پر آزمائے۔ ابرہام کو ایک عظیم وعدہ مال تھا، جس کی تکمیل پر س

’ا کا کلی اعتماد تھا۔ سالہا
سال بیت گئے، مگر وہ مدتوں سے منتظر فرزند کا کوئی نشان نظر نہ آیا۔ آخر کار، بزرگی کا سایہ اُس بزرگ اور اُس کی بیوی
پر آن پہنچا، مگر پھر بھی وہ استقامت سے وعدہ کی راہ تکتا رہا، کیونکہ وہ وعدہ دینے والے پر کامل یقین رکھتا تھا۔ وہ نہ اپنے
جسم کی کمزوری کا لحاظ کرتا، نہ سارہ کے رحم کی مردنی کو دیکھتا، بلکہ صبر کے ساتھ انتظار کرتا، اور ذرہ بھر بھی شک

اپن وقت پر، اپنے وعدہ کے موافق، سے خ ے نہ کرتا کہ دا

’ا ایک بیٹا عنایت کرے گا۔

پس، کیا تعجب کہ جب وہ بیٹا پیدا ہوا تو س

’ا کی محبت کا مرکز بن گیا! مزید برآں، مید

’ا کی ایک عجب روشنی س
’ا نوجوان کے

سر پر چمکتی تھی، کیونکہ خدا نے اُسے عہد کا وارث ٹھہرایا تھا۔ اسی اسحاق اور اُس کی نسل میں خدا اُس عہد کو پورا کرے گا
جو اُس نے ابرہام کے ساتھ باندھا تھا۔ بلکہ کچھ اور بھی پراسرار تھا جو اُس جوان کی زندگی سے وابستہ تھا، کیونکہ اُسی میں

سب قومیں برکت پائیں گی۔

فرماتا ہے، "اے اپنے بیٹے کو، اپنے اکلوتے بیٹے اسحاق کو، جسے وُخ اور اب، جب دا

’ت محبت کرتا ہے" تو یہ ہر لفظ میں

ابرہام کے دل کے سب سے نازک گوشہ پر ایک کاری زخم لگانے کے مانند ہے۔ اپنے بیٹے کو قتل کرنا، اپنی نسل کی امید کو مٹا
دینا، اُس فرزند کو سوختی قربانی کے طور پر چڑھانا جو خدا کے فضل کا خاص تحفہ تھا، اُسے مار ڈالنا جس میں وہ خدا کے
وعدہ کی تکمیل دیکھتا تھا، اُس سنہری نالی کو کاٹ دینا جس کے وسیلہ سے دنیا پر رحمت نازل ہونے والی تھی، اُس نقرئی دھارا
کو روک دینا جو ابھی پیدا نہ ہونے والی قوموں کو مال مال کرنے والی تھی۔ یہ سب کچھ نہ صرف ابرہام کی سب سے روشن
امیدوں کو خاک میں مالنے کے مترادف تھا، بلکہ س

اُ کے سب سے نازک جذبات پر بھی ایک کاری ضرب تھی۔

ن س خدا ے
ا میں بڑی توقعات کو پروان چڑھایا تھا۔ س
ا نے سے
ا وہ ذہنی قوت اور ایمانی استحکام عطا کیا تھا کہ وہ ان توقعات کو

ایک رویا میں پورا ہوتے دیکھ سکے۔ مگر کیا اب وہ رویا س

ا کی آنکھوں کے سامنے سے اوجھل ہو جائے؟ کیا س
ا کا ایمان

سراب ٹھہرے گا، اور اُس کی ساری امیدیں تمسخر بن جائیں گی؟ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔

مگر، دیکھو ابرہام کے ایمان کو! وہ نہ صرف اپنی سب سے قیمتی متاع کو کھو دینے پر آمادہ ہوتا ہے، بلکہ اُسے جو اُس کے دل سے زیادہ قریب تھا، اُسے بھی خدا کے حضور قربان کرنے کو تیار ہے، اور اس سب میں وہ لغزش نہیں کھاتا، بلکہ برابر ایمان

رکھتا ہے کہ خدا اپنے وعدہ کو سچا کرے گا۔

میرے نزدیک، یہی ابرہام کے ایمان کی معراج تھی۔ اسحاق کی قربانی بال شبہ صبر اور رضا کی عجیب مثال تھی، مگر اُس ایمان

کی جڑ جس سے یہ سب کچھ برآمد ہوا، ہماری سب سے بلند سنائش کا مستحق ہے۔

قا ہے کہ اسحاق کو مردوں میں سے زندہ کرے، یا ن خ در اب بھی یہ ایمان رکھنا کہ دا

ا پتھروں کو، جو اسحاق کے خون سے تر
ہو چکے ہوں، نئی نسل میں بدل دے، یا (کیونکہ میں نہیں جانتا کہ ابرہام نے کون سا خیال اپنایا تھا) یہ یقین رکھنا کہ سارا عہد روحانی ہے، اور سے ُ

خ ا اسحاق کی نسل کو اس جہان میں نہیں بلکہ کسی اور عالم میں دیکھنا ہوگا۔ بہر حال یہ اعتقاد رکھنا کہ دا ُ

سچا ہے، کہ اگرچہ اسحاق مر بھی جائے، تو بھی خدا اپنا کالم پورا کرے گا، اور وہ ہر ناممکن کو ممکن بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔ کہ وہ پتھروں کو آدمیوں میں بدل دے گا، یا س

ا مقتول بدن کو نئی حیات میں ٹھا

ا، کھڑا کرے گا۔ یہ وہ ایمان کی انتہا تھی
جو خدا کے جاللی صفات اور کامل قدرت کو جان لینے کا ثبوت تھی، کیونکہ ابرہام نے سادگی اور اخلاص سے خدا پر یقین کیا

اور س

ا پر بھروسا رکھا۔

لی بڑی قربانیاں دے سکتے ہیں، بلکہ دے چکے ہیں، اور اس میں انہوں نے خ کے ے آہ! اے بھائیو، بعض لوگ ایسے ہیں جو دا ابرہام کی مثال کی پیروی کی ہے۔ مگر س

۱ جلیل المرتبت باپ نے ایک واضح فہم، ایک غیر متزلزل سکون، اور ایک کامل امید کا اظہار کیا، جس تک کم ہی لوگ پہنچ سکے ہیں۔

جب تم خدا کے حضور اپنی قربانی پیش کر رہے ہو، تو کیا تم یہ سمجھ سکتے ہو کہ تم کچھ نہیں کہو رہے، بلکہ اپنا خزانہ اُس کی تحویل میں دے رہے ہو؟ کیا تم یہ ایمان رکھتے ہو کہ خدا کا وعدہ اُس ضمانت کے جدا ہونے سے متزلزل نہیں ہوتا، جو ن تمہیں ایک بیٹا بخشا ہے، وہ جس کے بارے میں تم کہہ سکتے ہو، 'خ' ے تمہاری آنکھوں کے لیے مسرت کا باعث تھی؟ کیا دا میں نے اس فرزند کے لیے دعا کی تھی؟" کیا وہ تمہاری زندگی کا فخر اور تمہارے دل کی خوشی ہے؟ کیا تم اُسے اپنے "

بڑھاپے کی تسلی، اور اپنی نسل کے دوام کی نشانی خیال کرتے ہو؟

تمہی بالائے کہ سے 'خ' ن اگر اب دا

۱ بطور مشنری وقف کر دو، تو کیا تم

فورا راضی ہو جاؤ گے؟ کیا تم اسے سراسر فائدہ شمار کرو گے؟ کیا تم اسے اپنی امیدوں کی بربادی سمجھو گے، یا خدا کے مقصد کی تکمیل کا ذریعہ؟ اگر تمہارے اندر ابرہام کا ایمان ہے سچا ٹھہرنے دو، خواہ آسمان لرزے اور زمین کانپے۔ اگرچہ بنی آدم سایوں کی مانند گزر جائیں اور موت ہم سب کو 'خ' کو تو دا کا مشورہ قائم رہے گا، اور اُس کا کالم ابد تک باقی رہے گا۔ 'خ' کے دل اپنی قبر میں لے جائے، تو بھی دا وعدہ میں لغزش نہ کھاؤ۔ یقین رکھو کہ جو کچھ اُس نے وعدہ کیا ہے، وہ اُسے 'خ' کے اے میرے دوستو، بے ایمانی کے سبب دا

پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

یہ خیالت، اگرچہ نصیحت سے بھرپور ہیں، مگر میں ان میں زیادہ دیر تک نہ ٹھہروں گا۔ بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ س ۱ منظر کو

تمہارے دلوں میں ثبت کر دوں، اور ہمارے متن میں جو کالم بیان ہوا ہے، س

۱ کی تفسیر کروں۔

یہ منظر ہمیں تین تصاویر کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ پہلی تصویر تمہارے تخیل میں خودبخود ابھر آئے گی، خواہ میں س ۱ کا کوئی

نقشہ کھینچوں یا نہیں۔

بوڑھا شخص، جو مہربان اور اپنے بیٹے سے بے حد محبت رکھنے والی باپ ہے، اپنے ہاتھ میں ایک تیز چھری اور دبکتے ہوئے

کوئلے لیے ہوئے ہے۔

نوجوان شخص، جو س

یو سف کے خیال میں پچیس برس کا ہو سکتا ہے، یا شاید تینتیس برس کا اور اگر ایسا ہے، تو یقیناً مسیح کا

ایک واضح نمونہ ہے، کیونکہ مسیح بھی سی

۱۰ عمر کے قریب تھے جب وہ مرنے کو آئے۔ یہ نوجوان پہاڑ کی ڈھلوان پر چڑھتا
ٹھائے ہوئے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ لکڑیاں کسی قربانی کو جاننے کے لیے ہیں، کیونکہ اُس

جا رہا ہے، اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا بوجھ اُ
کا باپ آگ اور چھری لیے ہوئے ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرنے جا رہے ہیں، اور وہ بھی خون کی قربانی کے
ذریعے، جو نہایت سنجیدہ عبادت کا طریقہ تھا۔ راستہ میں وہ صرف ایک سوال پوچھتا ہے، حیرت سے سوچتے ہوئے کہ قربانی
کہاں ہے؟ وہ آگ دیکھتا ہے، وہ لکڑی دیکھتا ہے، مگر بَرہ کہاں ہے؟ وہ کہتا ہے۔ اس پر ابرہام، اپنے درد سے بوجھل دل کے

ساتھ، اُسے جواب دیتا ہے کہ
- 1 خدا اپنے لیے بَرہ مہیا کرے گا

اسحاق کو کیا معلوم تھا کہ وہی س

۱۰ بَرہ کی مانند ٹھہرے گا! وہ س

۱۰ مقام پر پہنچتے ہیں۔ بے شک وہاں ابرہام اپنے بیٹے کو بتاتا

ن سے خُ ع ہے کہ دا

۱۰ کیا حکم دیا ہے۔ نوجوان قوی ہے، اور بوڑھا باپ اپنی جوانی کی قوت کھو چکا ہے۔ اگر وہ جوان چاہتا تو
مزامت کر کے اُس نیت کو ناکام بنا سکتا تھا۔ مگر وہ بھی اپنے باپ کی مانند خدا کے حاکمانہ حکم کے آگے کہنے کو تیار ہے

دیکھ، میں حاضر ہوں!" وہ اپنے ضعیف باپ کے ہاتھوں باندھا جانا قبول کرتا ہے، بلکہ خود کو قربان گاہ پر رکھنے میں مدد
دیتا ہے، اور وہاں لیٹ جاتا ہے، ایک رضا مند قربانی، بشارت سے مرنے کے لیے تیار، کیونکہ خدا نے حکم دیا ہے۔
یہاں تمہارے سامنے قادر مطلق کی ایک تصویر پیش کی گئی ہے، جسے ہم روزانہ "اے ہمارے باپ، تو جو آسمان پر ہے" کہہ
کر پکارتے ہیں۔ تم اُس کے بیٹے کو دیکھتے ہو، اُس کے اکلوتے بیٹے کو، جس سے وہ محبت رکھتا ہے، اُس کے اسحاق کو
ٹھائے ہوئے ہے۔ وہ صلیب، بلکہ صلیب سے بھی

جس نے اُس کے دل کو شادمان کیا ہے۔ وہ اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا بوجھ اُ
بھاری وہ بوجھ، جو اسحاق کے سائے کی حقیقی تعبیر، ہمارے مبارک یسوع پر رکھا گیا س

ٹھا۔ ا کے کندھوں پر س
ا کے سب

لوگوں کے گناہ کا بوجھ بھاری پڑا ہوا تھا۔ وہ کلوری کے پہاڑ کی جانب چڑھتا ہے، اور وہاں، س

۱۰ گھنی تاریکی میں، جس میں
کوئی انسانی آنکھ جھانک نہ سکتی تھی، خواہ کتنی ہی آرزو کیوں نہ رکھتی، ازلی باپ اپنے بیٹے کو باندھتا ہے۔ وہ رضا مندی
ر مطلق اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے تاکہ اپنی تلوار بے نیام کرے اور اپنے بیٹے کو قتل ِ

سے اپنے آپ کو اُس درخت پر جکڑنے دیتا ہے۔ قاد
کرے، اور پیچھے نہیں ہٹتا، بلکہ اپنی حاکمانہ عدالت میں اُسے مار ڈالتا ہے۔ وہ منظر، جس میں ابرہام چھری ہاتھ میں لیے اپنے
وہ تصویر پیش کرتا ہے، جو اپنے اکلوتے بیٹے کو خداون کی خُ د بیٹے اسحاق کو قربان کرنے والا ہے، تمہارے سامنے دائے

کلوری کے پہاڑ پر زخمی کرنے کو ہے۔

اے عزیزو، وہ ایک نکتہ جس پر میں تمہاری توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہوں، وہ باپ کا دلی جوش و جذبہ ہے۔ آہ! کیسا غم، کیسی

محبت، کیسی شفقت! کیسا سخت فیصلہ اور کیسا گہرا لگاؤ ابرہام کے دل میں ٹکرا رہا ہوگا!

ہم قدیم حکایتوں میں ایک ایسے باپ کا حال پڑھتے ہیں، جس کے دو بیٹے قید میں لے جائے گئے، اور دونوں کو موت کی سزا سنائی گئی۔ وہ بوڑھا شخص اس مقام پر آیا تاکہ اپنی جان دے—جو کچھ اُس کے پاس تھا، اُسے پیش کرے—اور خود مر جائے اگر اس کے بیٹوں کی جان بخشی جا سکے۔ کسی وجہ سے سپاہیوں کے دل نرم ہو گئے، اور جہاں تک ن

ا، کے اختیار میں تھا

انہوں نے س

ا پر رحم کیا اور کہا کہ وہ اپنے بیٹوں میں سے جسے چاہے، فدیہ کے طور پر چھڑا لے۔ س

ا نے پہلے ایک کی

طرف دیکھا، پھر دوسرے کی طرف۔ وہ چاہتا تھا کہ کہے، "اسے چھوڑ دو"، لیکن پھر دوسرا قتل کر دیا جاتا۔ وہ چاہتا تھا کہ کہے، "اسے چھوڑ دو"، لیکن پھر پہال مارا جاتا۔ یوں وہ بوڑھا باپ ایک سے دوسرے کی طرف متردد ہوتا رہا، فیصلہ نہ کر

سکا کہ کسے ربائی دالئے، یہاں تک کہ دونوں مارے گئے۔

تاریخ میں ایک اور واقعہ مذکور ہے، جب بندہ کے محاصرہ کے دوران، ایک جرمن رئیس نے ایک نوجوان کو دشمن کی فوجوں کے خلاف شجاعت کے ساتھ لڑتے دیکھا۔ اُس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ جوان بڑی بہادری سے لڑ رہا ہے، اور اُسے یقین ہو گیا کہ وہ لشکر میں ایک مرد میدان ہے۔ مگر دشمن اس پر اتنا ر

گھ آیا کہ بالآخر وہ گر پڑا۔ رئیس نے کہا، "اس نوجوان کو سرکاری اعزاز کے ساتھ دفنایا جائے!" اُس کی بات قبول کی گئی، ایک حملہ کیا گیا، اور الش کو واپس الیا گیا۔ لیکن سوچو، جب رئیس نے س

ا کے چہرے پر نگاہ ڈالی اور دیکھا کہ وہ س

ا کا اکلوتا بیٹا تھا، تو س

ا پر کیسا حیرت اور صدمہ

طاری ہوا! وہ یک دم گم سم کھڑا رہ گیا، اُس کی آنکھوں میں آنسو نہ تھے، اُس کی نگاہیں یوں معلوم ہوتی تھیں گویا وہ حلقوں سے باہر نکل آئیں گی، وہ جیسے سن ہو گیا، پیچھے کی طرف گر پڑا، اُس کا دل ٹوٹ گیا، اُس کی جان پرواز کر گئی۔ ایسی

ناگہانی، ایسا غم، ایسا نقصان کا شدید احساس س

ا پر غالب آ گیا کہ وہ سے

ا برداشت نہ کر سکا۔

لیکن ان میں سے کسی بھی واقعہ میں باپ کا اپنے بیٹے کی موت میں کوئی دخل نہ تھا۔ دونوں مواقع پر والد صرف دیکھنے والے تھا۔ مگر یہاں، وہ چھری کسی اور کے ہاتھ میں نہ تھی بلکہ خود باپ کے ہاتھ میں تھی، جسے وہ اپنے بیٹے کے دل میں اتارنے والا تھا! آہ! ابراہیم! ہائے! اسحاق! تمہاری آزمائش کی کہانی میرے رونگٹے کھڑے کر دیتی ہے! مگر آسمان کے سب لشکروں میں کون ہے، تخت کے قریب کون سا فرشتہ ہے جو اُس ازلی باپ کے حال کو بیان کر سکے، کہ اُس کا دل کس طرح تڑپا، اُس کے احشاء کیسے مضطرب ہوئے! میں بنی آدم کی مانند بات کرتا ہوں، اور بھال اور کس طرح کہہ سکتا ہوں؟! مجھے مالمت کرو، جب تم ایسے خدا پر ایمان ال سکتے ہو، جس کے احساسات نہ ہوں، جذبات نہ ہوں، محبت نہ ہو، زندگی نہ ہو ٹھانے کے قابل نہیں۔ بے شک وہ ہر

میں مشکل ہی سے اُن علماء کے عقیدے کو قبول کر سکتا ہوں، جو یہ کہتے ہیں کہ خدا دکھ اُسے پر قادر ہے! وہ سب حسیات اور پاکیزہ جذبات کا مالک و مختار ہے۔ اُس کی شفقت آمیز پدری محبت میری ایمانداری میں ا قدر نمایاں ہے، جس قدر س س

ا کی ازلی قدرت اور الوہیت۔ پھر میں کیونکر تصور کر سکتا ہوں کہ س

ا نے اپنے ہی بیٹے کو

موت کے حوالے کر دیا، اور وہ ایک ایسے غم میں مبتال نہ ہوا، جسے میں محض اس لیے بیان نہیں کر سکتا کہ وہ میری فہم

سے بال ہے؟

اگر ہم اپنی مثال خدا کے ساتھ نہ دے سکیں، تو کیا خدا اپنی مثال ہم سے نہیں دے سکتا؟ ہاں، س

ا نے ایسا کیا، ورنہ ہم سے

ا کبھی

نہ پہچانتے۔ کیا تم اپنے ہی فرزند پر ہاتھ اٹھا سکتے ہو بغیر اس کے کہ تمہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچے جتنی کہ تم دیتے ہو؟ سلیمان کہتا ہے، "اُس کے رونے پر رحم نہ کر" مگر سلیمان کی یہ نصیحت ماننا سہل نہیں، کیونکہ تمہارے فرزند کے رونے

سے تمہاری اپنی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔

لیکن دیکھو! وہ خدا جو محبت سے معمور ہے، جس کا نام ہی محبت ہے، وہ اپنے اکلوتے کو موت تک مارتا ہے، یہاں تک کہ وہ محبوب پکار اٹھتا ہے، "اے میرے خدا، اے میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" اور یہ سب ہمارے لیے محبت کے سبب کیا! "جس نے اپنے بیٹے ہی کو نہ بخشا بلکہ ہمارے سب کے لیے اُسے حوالہ کر دیا، وہ کس طرح اُس کے ساتھ ہمیں سب

چیزیں مفت نہ دے گا؟"

آہ! کیسی محبت! س

ا کی محبت ایک غیر محدود امر ہے، ایک بے قیاس پیمانہ، ایک ناقابل احاطہ وسعت! یہ ایک بے حد و حساب بیان میں ظاہر کی گئی ہے۔ "کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے بالک نہ ہو، بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے!" کون سی پیمائش، کون سا میزان س

ا عظیم حقیقت کو ناپ سکتا

ہے۔ "ایسی محبت رکھی!"

میرے الفاظ اگرچہ سادہ ہیں، مگر جو منظر بیان ہوتا ہے وہ شاہانہ ہے! اسے اپنی یادوں کے لوح پر ثبت کر لو، اور اس کے فیض کو اپنے دلوں میں جگہ دو۔ آہ! ایسی محبت جو فرشتے بھی نہ جانتے، ہم اُس کے جواب میں ایسی ہی شدید اور جلتی ہوئی محبت

—پیش کریں جو ہمارے پورے وجود کو لپیٹ لے
،اگر ہمارے پاس ہزار دل بھی ہوتے"
اے خداوند، وہ سب تیرے ہی ہوتے!"

ابھی، اسی لمحے، شکر گزاری کے ساتھ س

۱' باپ کے حضور اپنی سجدہ گزاری پیش کرو، جس نے اپنے بیٹے کو دے دیا، اور

ا بیٹے کے حضور، جو ہمارے گناہوں کے فدیہ کے لیے قربان گاہ پر راضی و خوشی لیٹ گیا!س!

ایک دوسرا منظر ہماری نظر کے سامنے آتا ہے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ ہمارے خداوند یسوع نے ایک بار کہا، "ابراہیم نے میرا دن
"دیکھا۔"

ا جلیل القدر باپ نے اپنے فرزندِ اِضحاق میں اُس یہ کب ہوا؟ میں گمان کرتا ہوں کہ یہی وہ موقع تھا۔ بال بہ —

خدا کے بیٹے کی جیتی جاگتی تصویر ۱۱۔

جب تم دیکھتے ہو کہ ہاتھ روک دیا گیا، تو فوراً محسوس کرتے ہو کہ یہ تصویر مکمل نہیں۔ ایک مینڈھا جھاڑی میں پھنسا ہے، وہ
،مینڈھا پکڑا جاتا ہے، باہر نکالا جاتا ہے، اور اِضحاق کی جگہ قربان گاہ پر رکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ تصویر بالکل درست ہے
کیونکہ مینڈھا واقعہ قربان کیا جاتا ہے، جیسے کہ مسیح ہمارے لیے قربان ہوا۔

،مگر رویا اپنی صورت بدلتی ہے۔ اِضحاق آزاد ہو جاتا ہے، مگر مینڈھا نہیں۔ اِضحاق کا خون ابھی اُس کی رگوں میں رواں ہے
مگر وہ بے چارہ مینڈھا سختی سے پکڑا جاتا ہے، چھری اُس کی رگیں کاٹ دیتی ہے، اور اُس کا خون بہایا جاتا ہے۔ وہ لکڑیوں
پر رکھا جاتا ہے، جہاں آگ س

۱' کی قربانی کو بھسم کر دیتی ہے۔ اِضحاق جلتی ہوئی قربانی میں اپنے آپ کو دیکھتا س
'بے — کی

زندگی اُس متبادل قربانی کے باعث باقی ہے۔

،توجہ سے دیکھو، گہری نظر سے غور کرو، اس منظر میں دل لگا کر ٹھہرو، کیونکہ یہ تمہاری اپنی نجات کا عکس ہے! آؤ
اِضحاق کی جگہ خود کو رکھیں، کیونکہ یہی ہمارا مقام ہے۔ ہم وعدہ کے مطابق فرزند ہیں۔ اگر، اے محبوبو، ہم س
۱' مید
۱' کی طرف

دوڑے ہیں جو ہمارے آگے رکھی گئی، تو ہم نجات پا چکے ہیں!

سوختن قربانی کا مینڈھا ہے، ہمارے 'خ کی ی ہم کس طرح نجات پاتے ہیں، یہ تم جانتے ہو—کیونکہ ہمارا خداوند یسوع مسیح، جو

دا

لیے قربان گاہ پر جالیا گیا، اسی لیے ہم بچائے گئے۔ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں کہ جب اضحاق کی رسیاں کھولی گئیں، اور

ا نے دیکھا کہ وہ موت سے کتنے نزدیک تھا، تو سُس

ا پر کیا گزری ہوگی!

اور نہ ہی میں بیان کر سکتا ہوں کہ جب میں صلیب کے قدموں میں کھڑا تھا، تو مجھ پر کیا بیٹی—

"میں نے دیکھا خون بہتا

، میرے عزیز فدیہ دینے والے کا

یقین کے ساتھ جانا

کہ اُس نے میرا میل خدا سے کرا دیا!"

تو اب اے ایماندار، تو کیونکر ہالک ہو سکتا ہے جب مسیح تیرے لیے مر گیا؟

تو

تو بھی آزاد ہے، تیرے اوپر کوئی زنجیر نہیں

، دیکھا! اضحاق پر کوئی بندھن باقی نہیں، وہ آزاد ہے۔ پس، اے میرے دوست

:داؤد کی طرح شکرگزاری کے ساتھ پکار سکتا ہے

میں تیرا خادم ہوں، تیری لونڈی کا بیٹا، تو نے میرے بندھن کھول دیے!"

ٹھا لے گیا، تاکہ ہم

تو خداوند کی میز کے گرد جمع ہو، تو متبادل قربانی کا تصور تیرے دل میں تازہ رہے۔ وہ ہمارا بوجھ اُ

جب

کبھی خدا کے قبر کو نہ جھیلیں۔ اُس نے وہ پیالہ پیا، حتٰی کہ اُس کے تلچھٹ تک، تاکہ ہم اُس میں سے ایک قطرہ بھی نہ

چکھیں۔

خالصہ یہ کہ، اُس نے ہمارے لیے جہنم کے عذاب سہے، تاکہ ہم کبھی اُس کے دروازوں میں داخل نہ ہوں۔

اے میرے سننے والو! کیا مسیح نے یوں تمہارے لیے دکھ ٹھایا؟

اُہاں، بے شک، اگر تم س

ا پر ایمان رکھتے ہو اور س

ا پر تکیہ

کرتے ہو، تو وہ تمہارا حقیقی متبادل ہے۔ لیکن اگر اُس کی زندگی میں تمہارا کوئی حصہ نہیں، تو اُس کی موت میں بھی تمہاری

مخلصی نہیں، اور اُس کا خون تمہیں کبھی نہ بچائے گا۔ افسوس! افسوس! تمہیں اپنے گناہوں میں ہی ہالک ہونا ہوگا!

اب اُس منظر سے آگے بڑھو، اُسے گہرائی سے دیکھو، کسی اور وقت تنہائی میں اُس پر غور کرو۔ لیکن اُو، اب میں تمہارے

سامنے ایک اور تصویر ظاہر کرتا ہوں۔

دیکھو، وہ بزرگ باپ، اُس کی آنکھوں میں آنسو کی جھلک اور ماتھے پر سکون کا نور، وہ اپنے بیٹے کو گویا مردوں میں سے

زندہ پایا ہوا لے رہا ہے، جب فرشتہ نے اُس کا ہاتھ روک دیا! وہ کیسی خوشی کے ساتھ وہ بندھن کاٹتا ہے! کیسی سبک رفتاری

تر کر اُس خیمے کی طرف جا رہے ہیں جہاں سارہ منتظر ہے! کیسا ہلکا پھلکا قدم

کے ساتھ وہ باپ اور بیٹا پہاڑ کی ڈھلوان سے اُ

کیسا شکرگزاری کا جوش، کیسا دلی مسرت کا سفر!
اور یہ کس چیز کی عالمت ہے؟ یہ ہے—

مسیح یسوع کا جی اُٹھنا، اور اُس میں ہر ایماندار کا جی اُٹھنا !!!

پول رسول کہتا ہے: اُس

"ابراہام نے۔ اسحاق کو تمثیل میں مردوں میں سے پایا۔"

ا باپ اپنے اکلوتے بیٹے کو مردوں میں سے لے چکا ہے، نہ صرف تمثیل میں، بلکہ حقیقت میں اُس ور اب ہمارا عہد کا دا !
نہیں توڑ ڈالتا
صبح نمودار ہو چکی، تیسرے دن کا سورج طلوع ہو چکا! موت کے بندھن اُسے مزید قابو میں نہ رکھ سکے۔ وہ اُ
ہے، اور بے نظیر جلال میں، وہ جو کبھی قربان کیا گیا تھا، اپنی نیند سے تازہ دم جی اُٹھتا
اُ ہے !

فرشتہ پہلے ہی وہ پتھر ہٹا چکا تھا۔ وہ قبر سے باہر آتا ہے، اور پھریدار خوف کے مارے زمین پر گر جاتے ہیں۔ وہ مریم پر ظاہر

:ہوتا ہے، اور بعد میں اپنے شاگردوں پر، فرماتا ہے

"!تم پر سالمتی ہو"

اور مقررہ وقت پر، وہ آسمان کی عظمت کے دہنے ہاتھ پر جا بیٹھتا ہے !
فرشتوں کے لشکر سے
اُ خوشی کے نغموں اور نرسنگوں کی آواز کے ساتھ رخصت کرتے ہیں :

"وہ اُس کا رتھ ِ
عالم بال سے اُتے ہیں
تاکہ اُسے اُس کے تخت تک لے جائیں؛
فتح مند پر اپنے پر مارتے ہیں، اور پکارتے ہیں
جاللی کام ہوا!"

اے مقدسو! پھر سے فتح کا جشن مناؤ۔ تمہارا خداوند اور منجی جی اٹھا اور آسمان پر صعود فرما چکا ہے۔ اسحاق مردہ نہیں
بلکہ زندہ ہے۔ وہ جس میں زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی، ہمیشہ کے لیے جیتا ہے۔ اسی میں، جو وعدہ کا فرزند اور
عورت کی نسل ہے، اگر تم ایمان رکھتے ہو تو تمہیں بھی برکت کی میراث ملی ہے۔ اسی میں تم بھی پھر سے جی اٹھو گے۔
اگرچہ تمہارا جسم فساد دیکھے گا، مگر تم موت کے بندھنوں کو توڑ ڈالو گے، اور کیونکہ وہ زندہ ہے، تم بھی جیتے رہو گے۔

"اور ابھی ظاہر نہیں ہوا
کہ تم کتنے جلیل کیے جاؤ گے
لیکن جب تم یہاں اپنے منجی کو دیکھو گے
تو تم اپنے سردار کی مانند ہو جاؤ گے۔"

کیا یہ تصاویر تمہارے دلوں پر نقش ہو گئی ہیں؟ دعا ہے کہ ان پر تمہارا غور و خوض تمہارے لیے باعثِ ہدایت ہو! مگر میری

درخواست ہے کہ تم ابراہیم کے ان شیریں نبوتی کلمات پر دھیان دو۔
یربہ نے کئی حاجت مند ایمانداروں کو تسلی بخشی ہے، اور انہیں بڑی مشکلات میں

خداوند کے نام، اُس خاص نام یہوواہ
سنبھال ہے۔ بعض اوقات یہ نام ان کے لیے اُس کونلوں پر پکی ہوئی روٹی کی مانند ہوا ہے جسے ایلیاہ نے کھایا تھا اور چالیس
دن تک سفر کیا تھا۔ اوہ! خدا نے کس طرح اپنے لیے ایک سوختنی قربانی مہیا کی، جو سب سے زیادہ بے گناہ تھا مگر سب
سے زیادہ نالائق مجرم کی جگہ قربان ہوا۔

کیا نیوگیٹ کے کسی بدترین قیدی کے لیے کوئی شاہی خاندان کا فرد کفیل بن سکتا ہے؟ کوئی ناول نویس بھی ایسا افسانہ نہ
لکھے گا۔ "شاید کوئی راستباز کے لیے جان دے، اور نیک آدمی کے لیے کوئی مرنے کی جرات کرے، مگر خدا اپنی محبت کی
سفارش ہم پر یوں کرتا ہے کہ جب ہم ابھی گناہگار ہی تھے، مسیح ہمارے لیے موا۔" اگر ہم سب کو اپنے گناہوں کی سزا خود
ہی بھگتنی پڑتی، اگر ہمارے لیے کوئی کفارہ نہ ملتا جو ہمارے گناہ اپنے اوپر لے لیتا، تب بھی خدا ناقابلِ الزام عدل اور
المحدود

جالل میں قائم رہتا۔

ہمارے عذاب کی فریاد محض ایک گہری گرج دار صدا ہوتی جو کائنات میں خداوند برتر کی بولناک عدالت کو آشکار کرتی، مگر
اُس کی رحمت پر کوئی حرف نہ آتا۔ ایک کفارہ مہیا کرنا سراسر بے بہا، ناحق عطا کی گئی فضل کی عنایت تھی۔ ایسا انتظام نہ

صرف غیر مستحق تھا بلکہ بالکل غیر متوقع بھی۔

کیسا تعجب ہوگا جب آسمانی لشکروں نے یہ سنا کہ انسان کے لیے ایک بدل مہیا کیا گیا ہے! کہاں؟ فرشتوں میں، حکمرانوں
میں، یا قوتوں میں؟ نہیں، بلکہ خود خدا کے دہنے ہاتھ پر۔ خود ازلی و ابدی بیٹا سرکش انسان کے لیے کفارہ بن گیا۔ اور وہ جو
ش باپ کے جلال کی چمک اور اُس کی ذات کا

نق کامل ہے، وہی جسم اور خون اختیار کر کے ہماری کمزوریوں میں شریک ہوتا
ہے، تاکہ ہمارے گناہوں کو اپنے ہی بدن میں صلیب پر اٹھا لے۔

کیا ہم بے پرواہ ہیں؟ یا ہم بے اعتقاد ہیں؟ یا ہم کیسے لوگ ہیں کہ کوئی اتنی حیرت انگیز حقیقت کو بیان کرتا ہے اور دوسرا
سنتا ہے، مگر نہ دل کانپتا ہے، نہ زبان لڑکھڑاتی ہے، نہ کان جھنجھنا اٹھتے ہیں؟ ازل سے ابد تک، یہ آسمان میں ایک الممتناہی

ز رحمت رہے گا جو بے انتہا تعجب

حیرت بنی رہے گی کہ خالق مخلوق کے گناہ اٹھانے کو جھک گیا! یہ ہمیشہ کے لیے ایک را

کو جنم دیتا رہے گا۔

خدا نے واقعی ایسا انتظام کیا جو اُس کی حکمت بہ

ال کو چونکا دینے وال بناتا ہے! کیا خوشخبری ہے یہ! اے عظیم خدا، کیا تو
گناہگاروں کو اتنی بڑی قیمت پر فدیہ دے گا؟ اور وہ بھی بغیر کسی کم قیمت کے، بلکہ خود عمانوئیل کے خون کے عوض؟ اور

قادر مطلق کو کسی عورت کیا یہ سچ ہے کہ یہوواہ کو انسانی جسم میں چھپنا ہوگا؟ کیا المحدود ذات کو شیر خوار بننا ہوگا؟ کیا کی گود میں جھولنا ہوگا؟ کیا ابدی و خودموجود خدا کو ذلت اور اذیت میں آخری سانس لینا ہوگا؟ کیا یہوواہ کے ہمسر کو یہ سب سہنا ہوگا؟ ہاں! انسانیت ایسی الوہیت سے جڑتی ہے کہ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتے۔ ایک ہی خدا ہے

اور ایک ہی درمیانی، جو خدا اور انسان کے بیچ میں ہے، یعنی مسیح یسوع۔

اوہ! کیسا قدم تھا یہ—جالل کے اعلیٰ ترین تخت سے لے کر اذیت کی سب سے گہری صلیب تک! ایک رسول نے کیا خوب کہا: تم فانی چیزوں سے نہیں، جیسے چاندی یا سونے سے، بلکہ ایک بیش قیمت خون سے فدیہ دیے گئے ہو، یعنی مسیح کے خون سے، جو بے عیب اور بے داغ برہ ہے۔ "چاندی اور سونا! یہ کیا ہیں اس بیش بہا قربانی کے مقابلے میں؟ محض کھوٹ کا کچرا، دھول کا ذرہ، جو مسیح کے بیش قیمت خون کے ساتھ ذکر کیے جانے کے النق بھی نہیں، جو بے عیب اور بے داغ برہ

کے مانند بہایا گیا۔

،سینٹ آگسٹین کسی جگہ اپنے ہی ساتھ ایک بحث چھیڑتا ہے کہ آیا مسیح کو مرنا چاہیے یا نہیں۔ جیسے وہ کہتا ہے، "ہاں گناہگار کو جینے دو، مگر مسیح کو مرنا ہوگا۔ نہیں! وہ تو مرنے کے لیے حد سے زیادہ پاک اور عظیم ہے، پھر مخلوق ہی مر جائے۔ مگر نہیں، ہم مخلوق کو برباد نہیں ہونے دے سکتے، خدا کی رحمت ایسا ہونے نہ دے گی۔ تو پھر وہی مرے گا۔" پھر وہ

کہتا ہے، "نہیں! قیمت بہت زیادہ ہے!"

بلکہ وہ برباد ہو جائیں، مگر انہیں ایسی قیمت پر نہ خریدا جائے! کیڑوں کی ایک جماعت، جو خدا کے بیٹے کے خون سے مول لی گئی؟ یہ قیمت بہت زیادہ ہے، لیکن خدا نے اسے ادا کیا۔ اوہ! اوہ! ہم اُس کے نام سے محبت کریں اور اُسے برکت دیں! اگرچہ یہ انتظام بے حد مہنگا تھا، مگر وہی سب سے مناسب بھی تھا جو اختیار کیا جا سکتا تھا! ہمارے گناہ کون برداشت کر سکتا تھا سوائے خدا کے؟ کوئی محض انسان کبھی الکھوں انسانوں کا کفارہ نہیں بن سکتا تھا۔ اگر وہ خود بے گناہ ہوتا، تو شاید کسی ایک کے لیے دکھ اٹھاتا اور اُسے بچا لیتا، مگر جب تک الوہیت اپنی بے نہایت کاملیت عطا نہ کرتی، انسانی فطرت کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ تمام انسانیت کے گناہ کا بوجھ سہہ سکے۔ لیکن اب، ایک انسان کے دکھ سہنے سے شریعت کی تصدیق اور تعظیم ہوئی، اور خدا کی ذاتی مداخلت سے اُس کے عظیم کام میں پاک وقار اور خودمختار تاثیر نازل ہوئی۔ اور اوہ! کیسا کارگر انتظام ہے یہ! کیونکہ مسیح کا خون بچا چکا ہے، بچا رہا ہے، اور الکھوں جانوں کو بچاتا رہے گا۔ کچھ بھی اگر فریب ہو سکتا ہے، تو کفارہ ایک حقیقی حقیقت ہے۔ جو بھی کھوکھلے رسوم اور بے کار دعوے سادہ لوح لوگوں اور

نادان عورتوں پر تھوپے جائیں، مسیح کے خون کی طاقت کو تم کبھی مبالغہ آمیز نہیں بنا سکتے۔

اُور ادھر اُور، اے سیاہ ترین، ناپاک ترین، ذلیل ترین

۔

نوع انسان، آزما کر دیکھو، کیا یہ قرمزی دھارے تمہارے گہرے الل داغوں کو دھو کر برف کی مانند سفید نہیں کرتے؟ اُور ادھر اُور، اے پرانے گناہگارو، جو رسوائی میں ڈوبے ہو، جو جہنم کے کنارے لرز رہے ہو، دیکھو تو کیا اس بابرکت ندی کے قطرے تمہاری جلتی ہوئی پیشانی کو ٹھنڈک نہیں پہنچاتے، اور تمہارے مضطرب ضمیر کو آرام نہیں دیتے؟ اُور ادھر اُور، اے پریشان حال دیوانو، جو اپنے ہی اوپر قاتلانہ ہاتھ ڈالنے اور اپنے خالق کے بولناک حضور خون آلودہ داخل ہونے کو تیار بیٹھے ہو، دیکھو، اگر اُس بولناک صلیب کے سامنے جھک جاؤ، تو کیا تمہیں ایک آواز

سنائی نہ دے گی، جو کہتی ہے، "سالمت رہ، جا، تیرے گناہ جو بہت ہیں، معاف ہو گئے۔"

ہاں! مصلوب کی طرف ایک نظر ڈالنے میں زندگی ہے۔ کبھی کوئی اُس کی طرف دیکھ کر نامراد نہ ہوگا۔ الکھوں ارواح جو

عرش

کے گرد ہیں، خدا کے انتظام کی تاثیر میں خوشی مناتی ہیں۔ یہوواہ رہ ِ

ی آج بھی بے مثل انسانی حمد کے گیتوں میں بلند کیا جا رہا ہے، جو ستاروں بھرے عرش کے گرد گونج رہے ہیں، اور یہاں زمین پر ہم خوش دلی کے ساتھ اُن کے سر میں سر مالتے ہیں۔

"اے پیارے، جان نثار برہ
تیرا بیش قیمت خون
کبھی اپنی قدرت نہ کھوئے گا
جب تک خدا کی فدیہ یافتہ کلیسیا
گناہ سے ہمیشہ کے لیے نجات نہ پائے۔"

اور پھر، ایک بار پھر، یہ ایک وافر انتظام ہے۔ خدا نے سوختنی قربانی کے لیے مینڈھا مہیا کیا ہے، اور اُس قربانی میں اتنی تاثیر ہے کہ جو کوئی اُس کے فدیہ کو طلب کرے، اُسے کفایت کرے۔ میں کوئی محدود نجات کی منادی نہیں کرتا، مبارک ہو خدا میں نے اپنی روح میں وہ رویا دیکھی جو زکریا نے دیکھی تھی۔ اُس نے ایک جوان کو دیکھا، جس کے ہاتھ میں ایک پیمائش "کی ٹوری تھی۔" تو کہاں جا رہا ہے؟" اُس نے پوچھا۔ اُس نے جواب دیا، "یروشلم کی چوڑائی اور لمبائی کی پیمائش کرنے۔ تب فرشتہ نے کہا، "دوڑ، جا اور اُس جوان سے کہہ، شہر کی پیمائش نہ کر، کیونکہ یروشلم دیواروں کے بغیر بستیوں کی مانند آباد ہو گی، جہاں بے شمار لوگ ہوں گے۔"

کچھ لوگ ایک عجیب رجحان رکھتے ہیں کہ پیمائش کی ٹوری کو استعمال کریں، آبادی گنیں، اور اُن جانوں کی تعداد شمار کریں، جو یسوع کے بیش قیمت خون سے بچائی جاتی ہیں۔ اُن کا اندازہ عام طور پر بہت قلیل ہوتا ہے۔ مگر اُو، ہم اسے نہ ناپیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کتنے بے شمار گروہ مسیح کو اُس کے دکھوں کا اجر دیے جائیں گے۔ ایک ایسی بھیڑ جو کوئی گن نہ سکے، پہلے ہی جمع ہو چکی ہے، اور راستے میں ایک لشکر ہے، جو انسانی گنتی سے ماورا ہے، جو وہاں صف بستہ ہوں گے، اور وہ روز بروز بڑھتے جاتے ہیں۔

اے عزیزو، یہ ایک بات ہم جانتے ہیں، بغیر کسی پیچیدہ بحث میں پڑے کہ کفارہ محدود ہے یا عام، کہ مسیح میں ہر اُس گناہگار کے لیے کفایت ہے جو نجات کا خواہاں ہو، اور آ کر نجات دہندہ پر بھروسا کرے۔ اس میں انسانیت کے کسی بھی بدترین گناہ کو، دھونے کی طاقت ہے، اتنا کہ اگر کوئی کتنا ہی میال کیوں نہ ہو، اُسے برف کی مانند سفید کر دے۔ یہ تمام زمانوں، تمام طبقات، اور تمام حالتوں کے گناہوں کا انتظام ہے۔

وہ فاحشہ جو یہاں پاک کی گئی، پاکدامن ہو جاتی ہے، اور راحب کے ساتھ نیا گیت گاتی ہے۔ وہ چور جو یہاں دھویا گیا، معاف کیا جاتا ہے، اور محبوب میں قبول کیا جاتا ہے۔ اگر تو سب سے زیادہ گمراہ گناہگار ہے، اور محض تجسس کے لیے یا وقت گزارنے کو یہاں آ نکال ہے، تو سن لے کہ وہ جو راستباز تھا، بے انصافوں کے لیے موا، وہ ہمیشہ زندہ ہے، اور نجات دینے میں قادر ہے۔ یسوع پر آرام کر، یہاں تیرا بچاؤ کا انتظام ہے۔ اپنی محدود پیش بینی میں اُس نے تیرے حال کو پہلے ہی دیکھ لیا ہے۔ تو کبھی ایسا معاملہ نہ پائے گا جو مالک کے لیے دشوار ہو، کوئی ایسا گناہ نہ ہو گا جو اُس کی معافی سے بڑھ کر ہو کوئی ایسا حال نہ ہو گا جو اُس کے فضل اور فیاضی کی وسعت کو پار کر سکے، جو مسیح یسوع میں ذخیرہ کی گئی ہیں، اور وہ نیکی اور راستبازی جو اُس کے زخموں سے بہتی ہیں۔

میں نے یہ تصویر کھینچ دی، میں نے یہ مقصد ظاہر کر دیا، پس اب مجھے اپنے کالم کو ایک اہم سوال پر ختم کرنے دے

IV:

کیا خدا نے یہ عظیم قربانی میرے لیے مہیا کی؟
کیا میں مسیح کے خون میں شریک ہوں؟

اے بے شمار لوگو، جن سے میں مخاطب ہوں، کیا تم میں سے ہر ایک اپنے دل میں یہ سوال نہیں کرے گا؟
میری کمزور آواز کا زور جلد جاتا رہے گا، لیکن کیا تمہارے ضمیر میں اس کی بازگشت نہیں؟

میری یہ باتیں شاید تمہاری یادداشت سے مٹ جائیں، مگر ہر شخص اپنے دل میں سنجیدگی سے پوچھے: "کیا مسیح میرا

"ہے؟"

خود اپنے بارے میں ایمانداری سے جواب دے! کیا تو اُس پر ایمان رکھتا ہے؟

میں تجھ سے نہیں پوچھتا کہ تیرے پاس کیا دولت ہے، کیونکہ خدا کے گھر میں غریبوں کو بھی خوش آمدید ہے۔
میں تجھ سے یہ نہیں پوچھتا کہ تیری کیا شہرت ہے، کیونکہ عقل مند اپنے حکمت کے سبب سے چنے نہیں گئے، اور نہ ہی

نادان اور کمزور اپنی بے قدری کے سبب سے رد کیے گئے۔
میں صرف تجھ سے یہ پوچھتا ہوں: "کیا مسیح تیرا حصہ ہے؟"

اے جان! یاد رکھ کہ جو کوئی یسوع پر ایمان لے لیا ہے، وہ اُسے اپنی جان کے لیے خدا کے تحفہ کے طور پر قبول کرتا ہے۔

مسیح پر بھروسا رکھ، اور وہ تیرا ہو گا

خدا کے وعدوں پر اپنا سر رکھ دے، اُن تمام سہاروں کو چھوڑ دے جن پر تو پہلے تکیہ کرتا تھا، اُن تمام حجتوں کو رد کر دے

جن پر تو پہلے بھروسا رکھتا تھا، اُن تمام اعمال سے دستبردار ہو جا جن پر تو فخر کرتا تھا۔

جیسا تو ہے، ویسا ہی مسیح کے پاس آ، اُس پر بھروسا رکھ۔

پاک روح ہر سنجیدہ اور فکر مند تالش کرنے والے کو اُسی کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر تو اُس پر ایمان لے گا، تو آسمان و

زمین ٹل جائیں، مگر تیری نجات کا وعدہ کبھی باطل نہ ہو گا۔

تو زندگی میں، موت میں، عدالت میں، اور ابد تک اُسی کا ہو گا، جہنم سے محفوظ، جنت کا وارث۔
اور اگر تو اپنی فطری کمزوریوں کے ساتھ جدوجہد کر رہا ہے، جیسے ابراہیم نے کی، تو یاد رکھ کہ جتنی سادہ تیری ایمان

داری ہو گی، اتنی ہی عظیم تیری فتح ہو گی۔
اندھیرے میں ایمان رکھ، اور جلد تو روشنی میں آ جائے گا۔
جیسے ہی تو ایمان لے گا، نشان ظاہر ہوں گے۔

آج ہی اپنے ہاتھ اُس بڑے ذبیح پر رکھ، اور کل میں تجھے گواہی دینے کے لیے بالوں گا، کہ جو ایمان لے لیا ہے، اُسے خوشی اور

سالمتی نصیب ہوتی ہے۔

"وہ تیری جان کو گڑھے میں گرنے سے بچائے گا، اور تیری زندگی کو نور میں دیکھنے دے گا۔ دیکھ! یہ سب باتیں خدا اکثر انسان کے ساتھ کرتا ہے، تاکہ اُس کی جان کو گڑھے سے واپس لائے، اور اُسے زندوں کے نور سے منور کرے!"

یہ برکت تیرا نصیب ہو! آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجین

ہوسیع 11

- 1 جب اسرائیل بچہ تھا، تب میں نے اُس سے محبت کی، اور اپنے بیٹے کو مصر سے بالیا۔

خدا یاد رکھتا ہے کہ جب ہم کمزور تھے، تب اُس نے ہمارے لیے کیا کچھ کیا، اور اگر ہم اُس کے خالف گناہ کریں، تو یہ گناہ اُس کی دیرینہ مہربانی کے سبب اور بھی سنگین ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی باغی قوم کے خالف یہ گواہی دیتا ہے، "جب اسرائیل بچہ

"تھا، تب میں نے اُس سے محبت کی۔"

تم میں سے کچھ اپنی بچپن کی معصومیت کو افسوس کے ساتھ یاد کر سکتے ہو۔ وہ دن جب تم اپنے ماں کی گود میں بیٹھ کر

حمد کے گیت گاتے اور گھٹتوں پر جھک کر دعا کرتے تھے۔

مگر وہ دن بہت بدل چکے ہیں، لیکن خدا اُن کو اب بھی یاد رکھتا ہے۔

- 2 جیسے ہی انہیں بالیا گیا، ویسے ہی وہ چلے گئے؛ وہ بعلوں کے لیے قربانی کرتے اور کھودی ہوئی مورتوں کے آگے

بخور جالتے تھے۔

یہ لوگ بس ایک آواز پر ہی بھٹکنے کو تیار تھے، اور فوراً گمراہ ہو جاتے۔ کچھ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔

بس ایک اشارہ دو، اور وہ کسی کی بھی پیروی کر لیتے ہیں، جیسے کوئی کتا جسے سیٹی بجا کر بالیا جائے۔

وہ خدا کو چھوڑ دیتے ہیں، کسی بھی چیز کے لیے، بلکہ بغیر کسی سبب کے۔

یہ لوگ خدائے حقیقی کو فراموش کر کے مورتوں کے آگے بخور جالتے اور جھوٹے معبودوں کی عبادت کرنے لگے۔

- 3 میں نے افرائیم کو چلنا سکھایا، اُن کے بازو تھام کر؛ لیکن وہ نہ سمجھے کہ میں نے انہیں شفا دی۔

خدا اپنے آپ کو ایک پرورش کرنے والی نرس کی مانند بیان کرتا ہے، جو بچے کو اُس کے بازو تھام کر اُس کے پہلے قدم چلنا

سکھاتی ہے۔

مگر وہ نہیں سمجھے کہ یہ سب کچھ خدا نے اُن کے لیے کیا تھا

کتنے ہی لوگوں کے ساتھ خدا نے بڑی بڑی عنایتیں کیں، مگر وہ پہچان نہ سکے کہ یہ سب اُس کی رحمت کا ہاتھ تھا۔

اور شاید ہم نے کبھی اُس کے حکم کو پہچانا ہی نہیں۔

رحمت کے سال گزر گئے، مگر شکر گزاری کا ایک دن بھی نہ آیا۔

یہ کیسی افسوسناک بات ہے کہ ایسا ہو!

- 4- میں نے انہیں انسان کے بندھنوں سے کھینچا، محبت کی رسیوں سے؛ اور میں اُن پر ایسا مہربان ہوا، جیسے کوئی اُن کے

جبرٹوں سے جوئے کو ہٹاتا ہے، اور اُن کے آگے خوراک رکھتا ہے۔

جیسے ایک نیک کاشتکار جب بیلوں کو کھیت میں کام کے بعد آرام دیتا ہے، اُن کا جوا اُتارتا اور اُن کے لیے خوراک مہیا کرتا

ہے،

ایسے ہی خدا نے ہم پر رحم کیا، ہماری مشکلات میں ہمیں آرام دیا، اور ہماری ضروریات کو پورا کیا۔

مگر ہم نے اُسے فراموش کر دیا۔

- 5-6- وہ مصر کے ملک کو واپس نہ جائے گا، بلکہ اسور اُس کا بادشاہ ہوگا، کیونکہ وہ بازگشت نہ کرنا چاہتے تھے۔ اور تلوار اُس کے شہروں میں رہے گی، اور اُس کی ڈالیاں کھا جائے گی، اور انہیں ہالک کرے گی، کیونکہ وہ اپنی ہی مصلحتوں پر

چلے۔

،جب لوگ اپنی ہی راہ پر چلنے کی ضد کرتے ہیں
،تو خدا کبھی کبھار انہیں اُن کی ہی راہ پر چھوڑ دیتا ہے
اور وہی چیز اُن کے لیے سب سے زیادہ تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔
،وہ اپنے لیے سزا کا کوڑا خود تیار کرتے ہیں
اپنی ہی بالکت کے لیے ایندھن جمع کرتے ہیں۔
یہ کیسا بڑا افسوس ہے کہ ایسا ہو، مگر بار بار ایسا ہوتا آیا ہے۔

- 7- اور میری قوم پیچھے ہٹنے کے لیے مائل ہے؛ اگرچہ وہ انہیں بلند و برتر کی طرف بالٹے ہیں، مگر کوئی بھی اُسے

سرفراز نہیں کرتا۔

—انسانی دل میں ایک فطری رجحان ہے کہ وہ خدا سے دور ہو جائے
!یہاں تک کہ خدا کے اپنے لوگوں میں بھی یہ رجحان پایا جاتا ہے
،ہائے! کیسا افسوسناک ہے یہ کہ خدا کے کالم اور اُس کی نعمتوں کی آواز سن کر بھی

لوگ اُس کی بڑائی نہ کریں !

- 8- اے افرائیم! میں تجھے کیسے چھوڑ دوں؟ اے اسرائیل! میں تجھے کیسے حوالے کر دوں؟ میں تجھے عداوت کی مانند
کیسے بنا دوں؟ میں تجھے زبونیہ کی مانند کیسے کر دوں؟ میرا دل میرے اندر پلٹ گیا، میری شفقتیں مل کر بھڑک اُٹھی ہیں۔

،خدا اپنے آپ کو اندرونی کشمکش میں مبتال دکھاتا ہے
!مجھے ان لوگوں کو سزا دینی چاہیے، مگر میں ان سے محبت کرتا ہوں
!"مجھے ان سے منہ موڑ لینا چاہیے، مگر میں ایسا نہیں کر سکتا
،یہاں عدل و انصاف، اور رحم و شفقت کے درمیان کشمکش نظر آتی ہے

اور بالآخر، رحم، عدل پر غالب آ جاتا ہے !

- 9- میں اپنے قہر کی شدت کو پورا نہ کروں گا، میں پھر افرائیم کو ہالک کرنے نہ آؤں گا، کیونکہ میں انسان نہیں، بلکہ خدا

ہوں، جو تیرے درمیان قدوس ہے، اور میں قہر کے ساتھ تیرے اندر نہ آؤں گا۔
یاد رکھو کہ جب خدا سدوم میں داخل ہوا اور اُس کے گناہ دیکھے

تب اُس نے اُسے تباہ کر دیا۔
مگر وہ سامریہ پر رحم کرنے کا ارادہ کرتا ہے
کہ کہیں وہ اُسے دیکھ کر اُسے بھی ہالک نہ کر دے۔
- 10- وہ خداوند کی پیروی کریں گے؛ وہ شیر ببر کی مانند گرجے گا؛
اگر خدا شیر کی طرح دھاڑ کر اپنے لوگوں کو اپنی طرف بال سکتا ہے
تو ہم کیوں نہ اُس پرہ کی پیروی کریں جو ہمارے گناہوں کو اٹھا لے گیا؟
- 10- جب وہ گرجے گا، تب مغرب سے اُس کے فرزند کانپتے ہوئے آئیں گے۔
جب خدا شیر کی شکل میں اپنا گرجدار، جاللی آواز بلند کرے گا
،اور جب اُس کے خوفناک کلمات بجلی کی طرح گرجیں گے
تب لوگ خوف سے کانپیں گے، اور اُس کے حضور جھکیں گے۔

- 11- وہ مصر سے پرندے کی مانند، اور اسور کے ملک سے فاخہ کی مانند لرزتے ہوئے آئیں گے

،وہ تیزی سے، کپکپاتے ہوئے
پناہ کی تالش میں خدا کے حضور دوڑیں گے۔

- 11-12- اور میں انہیں اُن کے گھروں میں بساؤں گا، خداوند فرماتا ہے۔ افرائیم نے مجھے جھوٹ سے گھیر لیا، اور اسرائیل

کے گھرانے نے دغا بازی سے۔
یہ کتنا بھیانک منظر ہے، جب لوگ خدا کی طرف آتے ہیں
!مگر اپنے جھوٹ اور دغا بازی سے اُسے گھیر لیتے ہیں

کتنے ہی لوگ خدا کی عبادت کا دعوٰی کرتے ہیں، مگر حقیقت میں وہ عبادت نہیں کر رہے ہوتے

،اُن کے جسم تو مقدسین کی مجلس میں ہوتے ہیں
مگر اُن کے دل اور دماغ کہیں اور بھٹک رہے ہوتے ہیں۔

- 12- لیکن یہوداہ اب بھی خدا کے ساتھ حکومت کرتا ہے، اور مقدسوں کے ساتھ وفادار ہے۔

،یہوداہ کی یہ عزت تھی کہ وہ اب بھی سچا رہا
!جب کہ باقی سب نے خدا کے ساتھ دغا بازی کی
،جب اور سب بے وفا ہو جائیں
تو تب خدا کے خادموں کو وفاداری کا نمونہ بننا چاہیے۔

،اگر پہلے تم خاموش رہے
،تو اب سچائی اور خدا کے لیے آواز بلند کرو

! جب خدا کو جھوٹ اور دغا بازی سے گھیرا جا رہا ہو